رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

اسسٹنٹ مہر محمد خان

قیمت سالانہ پیشگی

نمبر ۵۴ | مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ع | پنجشنبہ | مطابق ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۱ع کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک مجلس مشاورت منعقد فرمائی۔ جسمیں مختلف صیغہ جات کے افسر اور بعض دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔

۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۱ع کو جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے خلف جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے ہاں فرزند متولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور خاندان کے لئے برکات کا موجب بنائے ؂

خدا کے فضل سے انفلوئنزا کی شکایت رو بتنزل ہے ؂

نظم

خیر مقدم

(از ماسٹر نعمت اللہ خانصاحب گوہر ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بہلولپور)

وہ نظم جو ۲۶ دسمبر کے اجلاس میں بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح پڑھی گئی

کس کا زباں پہ یارب فرخ یہ نام آیا
کون آج بزم گہ میں فخر انام آیا

محمود میرزا اے عالیمقام آیا
تاروں کی انجمن میں ماہِ تمام آیا

ابر بہار بنکر مُشکِ تتار بن کر
وہ نوجوان سندر وہ میرا شام آیا

خورشید بنکے چمکا گہ ماہتاب بنکر
گر صبحدم نہ نکلا تو وقتِ شام آیا

خلوت کدہ سے نکلا بیٹھا ہے انجمن میں
تاروں سے ماہِ انور لینے سلام آیا

آمد سے اس کی گلشن میں کھل رہی ہیں کلیاں
لالہ بھی آج حاضر ہے لیکے جام آیا

سرو سہی نے اُٹھ کر خود تالیاں بجائیں
چلکر جو سوئے گلشن وہ خوشخرام آیا

منہ پر گلال چھڑکا۔ صبح مراد بولی
سبز اشتہار والا بنکر امام آیا

طائر۱ پھیلائے ہیں بھونرے۲ بھی اڑ رہے ہیں
مغرب سے لیکے قاصد کیا خوش پیام آیا

از بہر دست بوسی حاضر ہوئے ہیں قدسی
محمود آج بہر دیدار عسام آیا

پنجاب سے دکن سے بنگال دہلی سے
جو کوئی بھی ہے آیا ہو شاد کام آیا

چلتا ہے دور ساقی کیا میکدے میں پیتر
دیکھو جسے وہ بہر شرب مدام آیا

گوہر ترا اثنا گر رشید لئے ہوئے اور
تحفہ یہ نظم لے کر بہر سلام آیا

۱ طائر سے حضرت اقدس کے سفید پرندوں والے کشف کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

۲ بھونرے افریقی لوگ۔ جو اسلام میں داخل ہو رہے ہیں حضرت خلیفہ اول کے کشف کی طرف اشارہ ہے۔

اخبار احمدیہ

مردم شماری کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

سرکاری مردم شماری ماہ مارچ میں ہونیوالی ہے۔ ہماری جماعت کے سکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو مطلع کر دیں کہ وہ مردم شماری کے وقت مذہب کے خانہ میں اپنا مذہب احمدی لکھا دیں۔ اور خیال رکھیں کہ شمار کنندہ غلطی سے کچھ اور اندراج نہ کر دے۔

ناظر امور عامہ قادیان

امریکن رسالہ کیلئے امداد

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب مفتی صاحب نے جو رسالہ امریکہ میں جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کی امداد کے لئے عاجزہ بھی دس روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ آپ جب چاہیں وصول فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ اور بھائی بہنوں کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ عاجزہ اہلیہ میر مراد احمد خان احمدی۔ مولوی عالم عرف غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ آف فارسٹ آفیسر گمبٹ علاقہ ریاست خیرپور میرس سندھ

تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت

جناب سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ سے خاص گذارش ہے کہ جب تبلیغی ٹریکٹ یا اشتہار مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع فرمادیں۔ تو اس کی مناسب تعداد بصیغہ بیرنگ خادم کو مفت تقسیم کرنے کے لئے روانہ فرماکر ثواب حاصل کریں۔ محمد شفیع احمدی سادھورہ کی ڈسٹرکٹ بورڈ اسسٹنٹ سیکرٹری انبالہ

ولادت

میرے گھر اللہ تعالیٰ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۰ء کو لڑکا دیا ہے۔ حضرت خلیفہ صاحب نے اس کا نام محمد سلیم رکھا ہے۔ سب احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو عمر دراز دے۔ اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

راقم بندہ محمد شفیع احمدی اسسٹنٹ اوورسیر نہر۔ ڈاکخانہ شیخ خانہ قصور

اعلان نکاح

میرے حقیقی برادر مسمی محمد مولا داد احمدی مدرس نامذ لیانوالہ ضلع لائل پور کا نکاح میاں سلطان احمد صاحب احمدی ان بند بہادر کی لڑکی سکینہ بی بی سے دو سو روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲۹ دسمبر کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے موجب برکت کرے۔ آمین

محمد اللہ داد ۴۳۰ مدرس اول چمن کلاں تحصیل گوجرانوالہ

۷ جنوری کو پیر محمد صاحب کا نکاح مریم بی بی بنت احمد صاحب احمدی سے ۱۵۰ روپیہ مہر پر مولوی محی الدین صاحب مینگار نے پڑھا۔ بندہ حامد احمدی مالابار

احمدیان ضلع گوجرات کے لئے اطلاع

اکثر دیکھا گیا ہے کہ دیہات کے احمدیوں کو گوجرات شہر میں رات کو ٹھہرنے کے لئے تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ اسجگہ کوئی خاص ان کی رہائش کے لئے انتظام نہیں۔ ہمارے والد کے وقت ضلع گوجرات کے دیہاتوں یا اور جگہ سے جو احمدی آیا کرتے تھے۔ ہمارے پاس ہی مقیم ہوا کرتے تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد بھی اکثر اصحاب آتے رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض بھائیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا ان احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جو بھائی گجرات کے ارد گرد کے دیہاتوں سے آئیں۔ اور انہیں رات کو شہر میں ٹھہرنا ہو۔ وہ ہمارے پاس آجایا کریں۔ والسلام

شیخ عبد الغفور ولد شیخ رحیم بخش تاجر کتب۔ گجرات

درخواست دعا

مسٹر محمد زین الدین آف ٹراونکور ریاست جو ایک سال سے سیلون میں احمدی ہوئے ہیں یہاں ۵ جنوری کو آئے ہیں۔ ٹراونکور میں ابھی تبلیغ نہیں ہوئی۔ زین الدین صاحب درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔ اور مخالفین کے شر سے بچائے۔ (حامد احمدی مالابار)

مولانا محمد عبد البقاء صاحب ایم اے مولوی فاضل بھاگلپور میں علیل ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے (محمد حنیف احمدی مقیم بھاگلپور)

میرے چھوٹے بھائی کو بخار آتا ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمادیں (عبد الغفور ولد شیخ رحیم بخش گوجرات)

بندے کے دو چچازاد بھائی ایک فضل الہی دوسرا محمد یوسف سخت بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اسمٰعیل پنجاب موٹر سٹور۔ ڈیرہ دون) میں تقریباً ایک صد روپیہ ماہوار پر ملازم ہوں۔ بعض مشکلات کی وجہ سے ملازمت کا اندیشہ ہے۔ احباب سے دعا کا خواستگار ہوں (محمد صدیق ریلوے گارڈ سیالکوٹ)

عاجز کے بیٹے بھائی میاں دین محمد صاحب بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ انکی صحت کیلئے دعا کی جائے۔ (غلام محمد اختر سٹیشن ماسٹر)

بندہ بیماری فالج سے بیمار ہے۔ صحت کیلئے اخبار میں درخواست دعا شائع کردی جائے۔ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ (لفٹننٹ کرنل عطاء محمد خان رخصتی موضع کس گم کشمیر سوئن بیٹری ۱۵) میرا بھانجہ منظور علی بعارضہ نمونیا بیمار ہے۔ انکی صحت کے لئے دعا کی جائے (سید بیر احمد ہوشیارپور)

نماز جنازہ

حسین خان صاحب جو حضرت اقدس کے پرانے خادم اور حضور کے تین سو تیرہ اصحاب میں جن کا شمار تھا فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (امیر الدین بھاگل پوری الہ آباد) میرا چھوٹا پھوپھی زاد بھائی مسعود عالم احمدی فوت ہوگیا۔ انا للہ۔ درخواست ہے کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے (محمد اسلم احمد پور ایاں) میرا لڑکا چودھری محمد دین ساکن دولو والی جلسہ سے گھر واپس آکر بخار میں مبتلا ہوا اور دوسرے دن فوت ہوگیا۔ مرحوم نے ۴۴ برس کی عمر پائی اور ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی۔ مرتے وقت سب کو نیک ہونے اور خدمت دین کرنے اور نماز نہ ترک کرنے کی وصیت کی (عاجز خدا بخش نمبردار دولو والی ضلع گوجرانوالہ) میری تائی صاحبہ فوت ہوگئی ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحومہ نیک دل۔ خدا ترس اور مومنہ تھیں (محمد ثناء اللہ نظامی احمدی بھلور ای از لکھنؤ) منشی اصغر علی خان صاحب احمدی ۱۸ جنوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً روکنے کی کوشش

ریفارم اسکیم کے ماتحت جو کونسل آف سٹیٹ (شاہی مجلس) بنی ہے۔ اس میں پیش ہونیوالے ریزولیوشنز میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ صوبجات کی گورنمنٹوں سے کہا جائے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ گائے کے ذبح کرنے کو بذریعہ قانون ممنوع قرار دے دیں۔ اس ریزولیوشن پر دوسرے ریزولیوشنز کے ساتھ ۵۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کو بحث ہوگی۔ اور جو نتیجہ نکلیگا وہ تو بعد میں معلوم ہوگا۔ لیکن کیا اس ریزولیوشن کے پیش کرنے سے یہ ظاہر نہیں ہے۔ کہ برادران وطن کی طرف سے ابتداء میں ہی مسلمانوں کو ایک مذہبی اجازت سے فائدہ اُٹھانے سے قانوناً روکنے کی سعی شروع کر دی گئی ہے۔ اور ریفارم سکیم کے رُو سے بنی ہوئی کونسل آف سٹیٹ میں پہلا وار مسلمانوں کے مذہب پر ہی کیا گیا ہے۔

اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھُل جانی چاہیئیں جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر سیلف گورنمنٹ حاصل کر لینے پر انہیں نہ صرف ہر قسم کی آزادی حاصل ہو جائیگی۔ بلکہ اس ذریعہ سے وہ ان علاقوں کو بھی خالی کرا سکینگے۔ جو مسلمانوں کے قبضہ سے نکلکر عیسائی طاقتوں کے پاس چلے گئے ہیں۔ کیونکہ سیلف گورنمنٹ نہیں۔ معمولی اصلاحات ملنے پر ہی جبکہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی شروع کر دی گئی ہے۔ اور اسلام کی دی ہوئی ایک اجازت کو قانون کے ذریعہ ممنوع قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو جب سیلف گورنمنٹ حاصل ہو جائیگی۔ اسوقت اہل ہنود اپنی کثرت اور طاقت کے بل بوتے پر کیا کچھ نہ کرینگے۔ اور کیا کیا ستم نہ توڑینگے۔

کونسل آف سٹیٹ میں گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً ممنوع قرار دینے کا ریزولیوشن پیش کرنے والے ممبر نے کسی امید اور بھروسہ پر ہی اسے پیش کرنے کی جرأت کی ہوگی۔ اور عنقریب ظاہر ہو جائیگا۔ کہ اس کا بھروسہ کس قدر زبردست تھا۔ لیکن ہوشیار اور تجربہ کار ہندوؤں کے نزدیک ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جبکہ گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً بند کرنے کے لئے آواز اُٹھائیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کا ہاتھ ان کے اوپر ہے۔ اور گورنمنٹ یہ کبھی گوارا نہیں کریگی۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی کرنے کی انہیں اجازت دے۔ مسلمان بھی گورنمنٹ کی رعایا ہیں۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ان کے مذہبی احساسات کی بھی اسی طرح نگہداشت کرے۔ جس طرح ہندوؤں یا دوسرے مذاہب کے لوگوں کی اسے کرنی چاہیئے۔ پس اگر ہندو اس وقت مسلمانوں سے قانوناً گائے کے ذبح کرنے کو چھڑانے کی کوشش کرینگے۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ اسکے خلاف مسلمانوں کی صدائے احتجاج پر گورنمنٹ کو توجہ کرنی پڑیگی۔ اور ہندو اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکینگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ہندو صاحبان جو میدان سیاست کے خوب ماہر اور ہندوؤں کے زبردست لیڈر ہیں۔ موجودہ حالات میں ہندوؤں کو یہی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ابھی اس سوال کو نہ چھیڑا جائے۔ کیونکہ اس کے حل کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔ بلکہ اس کو اس وقت تک کے لئے اٹھا رکھا جائے۔ جب تک کہ سیلف گورنمنٹ نہ حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ناگپور میں کانگریس کے پہلو بہ پہلو دسمبر کے آخری ایام میں گئو کانفرنس کا جو جلسہ ہوا۔ اسمیں لالہ لاجپت رائے صاحب نے بحیثیت صدر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"جب تک سوراجیہ (سیلف گورنمنٹ) حاصل نہیں ہوتا۔ تب تک گئو رکھشا کا سوال طے نہیں ہو سکتا"

یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ زیادہ ہوشیار اور زمانہ شناس ہندو نہ صرف خود یہ سمجھے ہوئے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی یہی سمجھا رہے ہیں کہ گائے کی حفاظت کا سوال اس وقت تک طے نہیں ہو سکتا۔ جب تک سیلف گورنمنٹ حاصل نہ ہو جائے۔ اور سیلف گورنمنٹ کیسی؟ وہ نہیں جو کانگریس شروع سے زیر سایہ گورنمنٹ برطانیہ مانگتی رہی ہے۔ بلکہ وہ جو ناگپور کے جلسہ میں ہی تجویز کی گئی ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ سے کسی قسم کا تعلق اور واسطہ نہ رہے۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے صاحب نے ہی مسٹر گاندھی کی حسب ذیل قرارداد کی تائید میں کہ

"تمام جائز اور پُر امن طریق کے ذریعہ حصول سوراج ہندوستانیوں کا منتہائے مقصد ہے"

تقریر کرتے ہوئے جہاں پُر امن طریق کے متعلق اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ:۔

"میں اُن لوگوں میں سے ہوں۔ جن کے یقین کے مطابق یہ ہر قوم کا جبلی حق ہے کہ حسب موقع ایک جابر اور مطلق العنان حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کی جائے" (زمیندار ۲۷ جنوری)

وہاں سُوراج کی ضرورت اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"ہندوستان کو کسی برطانوی مُدبّر پر بھروسہ نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ایسی آزاد حکومت ملے جو ہماری خواہشات کے مطابق ہو"

پھر اسی تقریر میں بتایا کہ:۔

"ہمیں کامل آزادی دے دی جائے۔ ہم برطانیہ کے زیر نگین رہنا ہرگز پسند نہیں کرتے"

یہ ہے وہ سُوراجیہ جو ہندو صاحبان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس کے حاصل ہو جانے کے بعد وہ گائے ذبح کرنے کے سوال کو حل کر سکینگے۔ کیونکہ اسوقت نہ انہیں کوئی پُوچھنے والا ہوگا۔ اور نہ کسی کا انہیں ڈر ہوگا۔ اور ان کی کثرت کے مقابلہ میں مسلمانوں کو ادنیٰ [illegible] کی جرأت ہی نہ ہوگی۔ اور اگر چیخ و پکار کرینگے [illegible]

اُن کی سُننے والا نہ ہو گا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سیلف گورنمنٹ ملنے پر برادران وطن مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا مسلمان اسی سوراجیہ کے حصول کے لئے ہندوؤں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

جس وقت تک ہندو مسلمانوں میں مذہبی رواداری نہ پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایک دوسرے کے مذہبی احساسات کا خیال نہ رکھیں۔ اس وقت تک سیلف گورنمنٹ کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کی بجائے سخت مشکلات کا موجب ہو گی۔ اور افسوس ہے کہ ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ مذہبی رواداری کی تا حال بہت کمی ہے۔ جیسا کہ آئے دن کے واقعات اور حالات سے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

پیرس میں مسجد ہو اور لنڈن میں نہ ہو

اس عنوان سے روزانہ پیسہ اخبار ۱۲ رجنوری ۱۹۲۱ء لکھتا ہے کہ:۔

"پیرس میں ایک مسجد تعمیر ہونے والی ہے۔ کیونکہ انگلستان کی طرح فرانس کے ماتحت بھی بہت سی مسلمان رعایا آباد ہے۔ لیکن فرانس کی مسلمان رعایا کے مقابلہ میں انگلستان کی مسلمان رعایا بہت زیادہ ہے۔ جو دس کروڑ سے کم نہ ہوگی۔ فرانس کی مسلمان رعایا شاید دو کروڑ بھی بمشکل ہوگی۔ مگر اس پر بھی گورنمنٹ فرانس پانچ لاکھ فرانک اب اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کریگی۔ اور ڈیڑھ لاکھ فرانک مسلمانان الجیریا۔ مراکش اور ٹیونس سے لیکر لگائیگی۔ لنڈن میں ایک مسجد تعمیر کرنے کے لئے انگلستان کو کم از کم اس سے پانچ گنا زیادہ خرچ کرنا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ"

افسوس ہے کہ مسلمان مسجد بنانے کے لئے بھی گورنمنٹ پر ہی نظر رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ فرانس اگر مسجد بنانے لگی ہے۔ تو اچھا کام ہے۔ لیکن اگر گورنمنٹ برطانیہ نہیں بنواتی۔ تو مجرم نہیں۔ کیونکہ یہ اس کا فرض نہیں۔ فرض تو مسلمانوں کا ہے۔ لیکن ان میں یہ شوق کہاں؟ وہ تب مسلمان دوسروں کی مدد پر بھروسہ کرتے رہینگے۔ کچھ نہیں کر سکینگے۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ خود کچھ کرنا شروع کریں۔ مگر مسلمانوں کا لنڈن میں خود مسجد بنانا تو الگ رہا۔ جماعت احمدیہ جو بنانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ حالانکہ احمدی حکومت تو کیا کسی مسلمان کہلانے والے سے بھی مدد کے متمنی نہیں ہیں۔ وہ صرف خدا کے فضل پر بھروسہ رکھ کر اپنی غریبانہ کمائی سے ہی مسجد بنانا چاہتے ہیں۔

کیا ہم "برطانیہ پرست" ہیں؟

"زمیندار" کے سابق ایڈیٹر مسٹر ظفر علی خان نے ہمیشہ بے وجہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے خلاف ژاژ خائی کی اور ہمیشہ مُنہ کی کھائی۔ اب ان کے نقش قدم پر چلتا ہوا موجودہ ایڈیٹر زمیندار نمک حلال بننے کے لئے کبھی کسی احمد کا ہمنوا ہو کر اور کبھی خود امام جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ سرائی کرتا رہتا ہے۔

چنانچہ ۱۴ رجنوری کے زمیندار میں "کھاری باؤلی کا باؤ لا" کے عنوان سے مولوی بشیر الدین احمد خلف مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی کو برا بھلا کہتے ہوئے ان کے ساتھ ہمارے امام کا ذکر بھی کیا ہے چنانچہ لکھا ہے :۔

"آپ (مولوی بشیر الدین احمد دہلوی) کا کیا قصور ہے اس نام کے اکثر آدمی برطانیہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ دوسری مثال قادیان میں موجود ہے"

مولوی بشیر الدین احمد دہلوی کے متعلق زمیندار نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا جواب تو وہ خود دے سکتے ہیں۔ ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر نام کی کسی قدر مشابہت کی وجہ سے "زمیندار" کو اس حملہ کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ تو کیا وہ یہی حق بانی زمیندار کے متعلق ان کے کسی ہم نام کو سامنے رکھ کر استعمال کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ جناب قاضی سراج الدین احمد صاحب کا نام زمیندار کو خوب اچھی طرح معلوم ہے۔ اور چونکہ ان کو "برطانیہ پرست" سمجھنے میں بھی زمیندار کو کوئی شک نہیں۔ اسلئے کیا وہ یہ لکھنے کے لئے تیار ہے کہ:۔

"آپ (قاضی سراج الدین احمد صاحب) کا کیا قصور ہے۔ اس نام کے اکثر آدمی برطانیہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ دوسری مثال .... میں موجود تھی"

ہم نام کی مشابہت کی وجہ سے صفات کی مشابہت کے قائل نہیں ہیں۔ اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص میں جو بات پائی جائے۔ وہ اس نام کے دوسرے شخص میں ضرور پائی جاتی ہے۔ لیکن "زمیندار" اس کا قائل ہے۔ اسلئے اسے مذکورہ بالا الفاظ کو درست قرار دینے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔

اب رہی یہ بات کہ امام جماعت احمدیہ "برطانیہ پرست" ہیں یہ الزام کوئی ایسا شخص آپ پر ہرگز نہیں لگا سکتا جسے صداقت اور راست بازی سے کچھ بھی حصہ ملا ہو۔ اور جس نے آپ کی ان تحریروں کو پڑھا ہو۔ جو گورنمنٹ کے متعلق آپ نے قلم بند فرمائی ہیں۔ یہاں ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اس تقریر سے جو آپ نے جماعت احمدیہ کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر فرمائی چند الفاظ درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"ہم پر گورنمنٹ کا کوئی خاص احسان ہے کہ ہم اسکی خوشامد کریں کوئی بھی نہیں۔ دنیا کی کوئی حکومت نہیں۔ جو ہمارا سر اپنی طاقت اور قوت کے زور سے اپنے آگے جھکا سکے۔ مومن کا سر کسی دنیاوی طاقت کے آگے کبھی نہیں جھک سکتا۔ اگر جھکتا ہے تو خدا تعالیٰ کے حکم کے آگے ہی جھکتا ہے۔ چونکہ ہمیں خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ جس حکومت میں رہیں۔ اسمیں امن قائم کریں اور فتنہ نہ پھیلائیں۔ اسلئے ہم گورنمنٹ کی وفاداری کرتے ہیں۔ نہ کہ گورنمنٹ سے کوئی فائدہ اور نفع حاصل کرنے کی غرض سے۔ اگر ہمیں گورنمنٹ دکھ بھی دیگی۔ تو پھر بھی ہم وفاداری کرینگے۔ اور جب تک اسکے علاقہ میں رہینگے۔ فتنہ و فساد کی طرف قدم نہ اٹھائینگے۔ خواہ وہ ہم پر ظلم ہی کیوں کرے اور ہمیں دکھ ہی کیوں نہ دے۔ اگر ایسی حالت ہو جائے۔ کہ ہمارا اس علاقہ میں رہنا مشکل ہو جائے تو بھی ہم ملک میں فساد نہیں کرینگے۔ بلکہ اسکے ملک کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلے جائینگے۔ پس ہم خوشامدی نہیں وہ لوگ جو ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں اور خود بہادر بننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ان سے زیادہ جری ہیں اور ہم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے۔ کہ جہاں ہمیں دین کے معاملہ میں جانوں اور مالوں کا خطرہ پیش آیا ہم وہاں ہم نے انکی کوئی پروا نہ کی۔"

یہ چند الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔ انہیں پڑھ کر ہر ایک سمجھدار انسان ... نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ ہم ہرگز گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں ہیں۔ اور نہ ہم برطانیہ پرست ہیں۔ بلکہ حقیقی طور پر ہم خدا پرست ہیں۔

مکتوباتِ امام

(مرسلہ مکرم جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قائم مقام افسر ڈاک)

نماز نہ پڑھنے پر جرمانہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا کہ نماز کی پابندی کرانے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو مرد دانستہ نماز باجماعت میں غفلت کرے۔ ایک آنہ جرمانہ ادا کرے۔ اور جو عورت دانستہ نماز میں غفلت کرے وہ دو پیسے اور جو نماز جمعہ میں دانستہ غفلت کرے۔ اس سے چار آنہ جرمانہ لئے جائیں۔

اسکے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھوایا:۔

"جوش تو اچھا ہے۔ اور قابل قدر۔ مگر جرمانہ بدعت ہے۔ وہی نماز مفید ہو سکتی ہے۔ جس کے ادا کرنے میں اگر کسی قسم کی سستی ہو جائے۔ تو خود دل اسپر جرمانہ کرے۔ نماز کی غفلت روح کی قربانی سے دور ہو سکتی ہے۔ پیسوں کی قربانی سے نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تارک نماز باجماعت کے متعلق یہی فرمایا ہے۔ کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسے شخص کا گھر جلا دوں۔ بجایہ کہ بلکل نماز کا تارک ہو۔ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور ہر ایک نماز اس کی جماعت سے رہ جاتی ہے۔ اور اس کے لئے سخت دکھ اور صدمہ کا باعث نہیں ہوتی۔ اس شخص کے دل میں درحقیقت اسلام داخل ہی نہیں۔ اس کا ظاہری علاج نصیحت ہے اور وعظ ہے۔ اور باطنی علاج دعا ہے۔ جو اس سے بھی نہ سمجھے۔ خلیفہ وقت سے اجازت لیکر اُسے اپنی جماعت سے الگ سمجھنا چاہیئے۔ نماز اسلام کا ایک رکن ہے۔ فوج میں لنگڑے آدمی نہیں رکھے جاتے۔

والسلام

مصائب آنے کا باعث

"بلائیں اور مصیبتیں دو ہی وجہ سے آیا کرتی ہیں یا نبیوں کے انکار سے یا شریعت کے انکار سے جبکہ اسکے ساتھ ظلم بھی شامل ہو۔ انکار شریعت سے کبھی عذاب نہیں آتا۔ ان علاقوں کے لوگ احمدی ہوئے۔ احمدی ہو کر انھوں نے آپس میں تفرقہ کیا۔ چھوٹے چھوٹے معاملات میں فساد کو ایسا طول دیا کہ سمجھانیوالے تھک گئے۔ مگر ان کی سمجھ میں بات نہ آئی۔ ابھی کیا ہوا ہے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ابتدائے عشق میں روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

جب تک کہ اس علاقہ کے احمدی کہلانیوالے لوگ جھگڑوں اور لڑائیوں کو ترک نہیں کرینگے۔ ان کے سر سے یہ مصیبتیں بھی نہیں ٹلینگی۔ اس علاقہ کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کو کافر کہہ کر اور بڑے بڑے چندے دیکر تمام ذمہ داریوں سے بچ گئے ہیں۔ نہ دوسروں کو کافر کہہ کر وہ خدا کو خوش کر سکینگے۔ اور نہ چندوں میں دوسری جماعتوں سے بڑھکر۔ جب تک وہ اخلاق نہیں سیکھیں گے۔ اور شورش نہیں چھوڑینگے۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک ان سے نہیں بدلیگا۔ خدا تعالےٰ درندوں کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں دیتا"

میرا یہ خط دوسروں کو بھی سنا دیں۔

تزکیہ روحانی سلسلہ میں داخل ہونے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا ہے۔ کہ میں تاحال احمدیت سے مشرف نہیں ہوا۔ مگر اس فرقہ میں شامل ہونے کی آرزو مدت سے بے چین کر رہی ہے۔ میری اس فرقہ میں تاحال شامل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میں مدت سے افعال شنیعہ کا مخزن و منبع ہوں۔ اور ان افعال کی موجودگی میں سلسلہ احمدیہ جیسے پاک مذہب کو اختیار کر کے اس کو دھبہ لگانا نہیں چاہتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جواب دیا کہ:۔

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر کوئی شخص علانیہ احکام شریعت کو توڑتا ہے۔ اور اپنے طریق کو ترک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو بیشک ایسے شخص کا سلسلہ میں داخل ہونا اس سلسلہ کو بدنام کرنا ہے۔ لیکن اگر انسان یہ نیت رکھتا ہو۔ کہ وہ اپنے گناہوں کے چھوٹنے کی پوری کوشش کریگا۔ اور علی الاعلان شریعت کے احکام کی ہتک نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا اس دن کی انتظار میں بعیت نہ کرنا جس دن وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جائے۔ ایک وہم ہے کیونکہ اگر روحانی سلسلوں سے باہر رہ کر بھی کوئی شخص کلی طور پر پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے تو پھر ان سلسلوں کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ روحانی سلسلوں کے دو ہی کام ہوتے ہیں۔ ایک تزکیہ۔ اور ایک تقدیس۔ اگر انہیں سے ایک حصہ باہر رہ کر بھی حاصل ہو سکتا ہے تو دوسرا بھی ہو سکتا ہے پھر اس صورت میں ان کی ضرورت ہی کیا رہ گئی۔ والسلام

ہر ایک احمدی مبلغ ہے

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا:۔

"آپ کا خط آیا۔ جہانتک ہو سکے۔ آپ اپنے علاقہ میں تبلیغ کرتے رہیں۔ یہاں سے کسی مبلغ کے بھیجے جانے کی انتظار میں نہ رہیں کیونکہ ہر ایک احمدی مبلغ ہے۔ اسلام اپنے ابتدائی زمانہ میں علماء کے ذریعہ نہیں پھیلا۔ جب دل میں جوش ہو تو زبان میں بھی اللہ تعالیٰ برکت دیدیتا ہے۔ دلائل تو ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ مگر صداقت ہر زمانہ میں نہیں پھیلتی۔ بلکہ اس زمانہ میں پھیلتی ہے کہ جب ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں سوز و گداز ہو۔ اور جو خدا تعالیٰ کی محبت میں بڑھتے بڑھتے اس حد تک ترقی کر جاتے ہیں کہ اس کی مخلوق کی تباہی ان سے ایک منٹ کیلئے بھی دیکھی نہیں جاتی۔ تب ان کے دلوں کے روحانی شعاعیں نکل کر ان کے ساتھ ملنے والے لوگوں کے دلوں میں داخل ہوتی ہیں۔ اور بغیر اسکے کہ وہ ایک لفظ بھی کہیں۔ ان کے متعلقین کے دلوں میں داخل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس دل میں بنی نوع کی سچی ہمدردی پیدا کرو۔ [illegible] لوگوں کو [illegible] ہو۔ بلکہ [illegible] حق [illegible]"

کلام الامام

استخارہ کس طرح ہوتا ہے

یہ خطبہ نکاح حضور نے ۳۱ دسمبر کو اس وقت پڑھا۔ جبکہ حضور خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہوئے تھے:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ کہ

نکاح کے متعلق جو ہدایات ہوتی ہیں۔ ان کا مختصر ذکر مختلف دنوں میں کرتا رہا ہوں۔ چونکہ اب جمعہ کا وقت ہے دوستوں نے واپس جانا ہے۔ اس لئے میں انہی نصیحتوں کی طرف ان کو جن کے لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ اور پھر ایک دفعہ اپنی جماعت کو ادھر متوجہ کرتا ہوں۔ کہ تم نکاحوں کے معاملات درست کرو۔ اور آئندہ درستی کے لئے احتیاط اور دعا اور استخارہ سے کام لو۔ تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔ اور ہماری نسلیں ترقی کریں۔ اور نسلیں نیک ہوں۔ دعا سے پہلے کوئی فیصلہ مت کرو۔ بلکہ دعا اور استخارہ کرتے وقت اپنی تمام راؤں اور فیصلوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر تم فیصلہ کرنے کے بعد دعا اور استخارہ کرو گے۔ تو وہ بابرکت نہیں ہوگا۔ استخارہ اور دعا وہی بابرکت ہوگی۔ جس میں تمہاری رائے اور فیصلہ کا دخل نہو۔ تم خدا پر معاملہ کو چھوڑ دو۔ اور دل اور دماغ کو خالی کر لو۔ اور اس کے حضور میں عرض کرو۔ کہ خدایا۔ جو تیری طرف سے آئے گا۔ وہی ہمارے لئے بابرکت ہوگا۔ اور ہماری بہتری کا موجب ہوگا۔ یہ نصیحت میں پھر خاص طور پر کر دیتا ہوں۔ اس وقت دو نکاح ہیں:

(۱) فضل بی بی بنت مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا نکاح ۴۰۰ سو روپیہ مہر پر عبد الحمید احمدی پسر کرم بخش جالندھری سے۔

(۲) خورشید بیگم بنت محمد الدین صاحب کا نکاح ۵۰۰ سو روپیہ مہر پر ظہور الدین دھرم کوٹی سے:

مولوی عمر الدین صاحب بہت مخلص ہیں اور تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی لڑکی کیلئے بالخصوص دعا کریں:

حضرت مولانا جلال الدین رومی اور مسئلہ نبوت

صداقت ہر زمانہ میں صداقت ہے۔ اگرچہ ظاہر پرست دنیا اس کی تہ کو نہ پہنچ سکے۔ خدا کے وعدوں کے مطابق مسیح موعود کا نزول و ظہور ہو گیا۔ مگر الفاظ پرست ابھی تک آسمان تک رہے ہیں۔ مسیح موعود کی تعلیم حقیقی قرآنی تعلیم ہے۔ لیکن محروموں کو اس سے نفرت ہے ؎

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

اس کی وجہ صرف خود بینی اور غفلت ہے۔ جو نا اہلوں کو گستاخی و بے ادبی سکھا کر ہلاکت میں ڈال دیتی ہے ؎

ہمسری با انبیاء برداشتند ٭ اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد ٭ کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

مسیح موعود کی تشریح فرمودہ قرآنی صداقتیں جدید یا انوکھی نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی نادان ان سے منہ پھیرے ہوئے بھاگے جاتے ہیں:

آج ہم تعلیم مسیح موعود کی صداقت کا ایک زبردست گواہ دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ جس کے آگے عموماً تمام اسلامی دنیا اور بالخصوص اہل تصوف سر تسلیم خم کرنے کے لئے مجبور ہیں:

حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحبِ مثنوی معنوی عالم اسلام میں ایک عظیم الشان بزرگ ہیں۔ میں نے آپ کی مثنوی معنوی از اول تا آخر مطالعہ کی ہے۔ بلکہ سبقاً سبقاً بھی کچھ پڑھی ہے۔ اس مثنوی میں جس قدر احمدیت کی تائید ہے۔ وہ بڑی تفصیل کو چاہتی ہے۔ میں نمونہ کے طور پر بعض ایسی باتیں یہاں بیان کروں گا۔ جو کھلے کھلے اور واضح طریق سے عقائد احمدیہ کے لفظ بلفظ مطابق ہیں:

اجرائے نبوت کے متعلق غیر احمدی علماء بڑی بڑی بحثیں کرتے ہیں۔ اور ادھر اُدھر کی باتوں سے مسئلہ کو بہت پیچیدہ بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن مولانا روم اس کو اس قدر واضح اور اتنا صاف طور پر بیان کرتے ہیں۔ جس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ اور کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔ فرماتے ہیں ؎

مظہر حق است ذات پاک او ٭ تو بجو حق را واز دیگر مجو

یعنی انسان کامل جو مظہر حق ہے۔ اسی کے ذریعہ سے خدا کی تلاش کرو۔ نہ اور ذرائع سے۔ ؎

بر خیال و حیلہ کم تن تار را ٭ کہ غنی رہ کم دہد مکار را

اپنے خیال او حیلہ و بہانہ پر تار نہ تن کیونکہ خدائے غنی مکار انسان کو بہت کم ہدایت دیتا ہے:

مکر کن تا وارہی از مکر خود ٭ مکر کن تا فرد گردی از حسد

(مکر بمعنی تدبیر) یعنی ایسی تدبیر کر کہ تو اپنے نفس کے مکر سے چھوٹ جائے۔ اور ایسی تدبیر کر کہ تو حسد سے بچ کر یکتا ہو جائے۔ اوپر کے دو شعروں کے درمیان ایک شعر ہے۔ جو مسئلہ نبوت کو بنص صریح خوب صاف کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

مکر کن در راہ نیکو خدمتے ٭ تا نبوت یابی اندر اُمتے

نیکی کی راہ میں ایسی تدبیر کر۔ کہ تو امت میں رہ کر نبوت حاصل کرے۔ یہ شعر بہت صاف ہے۔ اور اس میں کوئی تاویل نہیں کی جا سکتی۔ مولانا صاف طور پر کہتے ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ دینی خدمت کرو۔ تاکہ تم امت میں رہ کر نبوت حاصل کر لو۔ اب اس سے زیادہ صاف مضمون کیا ہوگا:

تائید مزید شاید بعض لوگوں کو خیال ہو۔ کہ اس شعر کی تشریح گذشتہ شارحین نے کچھ اور کی ہوگی اس لئے ہم وہ حاشیہ کا نوٹ بھی لکھ دیں۔ جو مثنوی کے ساتھ اس شعر کی تشریح کے لئے شارحین نے لکھا ہے۔ جس سے اور بھی ہمارے عقیدے کی تائید ہو جاتی ہے۔ اس میں لکھا ہے "تحقیق دریں مقام آنست" یعنی اس شعر کی تحقیق اور اس کی مراد یہ ہے۔ کہ "اگر انبیا با مور آخر غیر تشریع است پس ایں نبوت عامہ است و بایں نبوت عامہ اولیا می رسند و الشان را الانبیاء و الاولیا گویند۔ وایں انبیاء و اولیا را لازم است۔ کہ تابع نبی شریع باشند۔ یعنی اگر تشریعی نبوت ہو۔ تو اس کو نبوت عامہ کہتے ہیں۔ اور اس نبوت پر اولیا پہنچتے ہیں۔ اور ان کو الانبیاء والاولیا کہتے ہیں۔ (جیسے حضرت مسیح موعود نے امتی نبی کے لفظ

ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کے متعلق

سوال اور اس کا جواب

(۱)

ڈاکٹر عبدالحکیم نے اپنی زندگی کے آخری سال ایسی گمنامی اور کس مپرسی کی حالت میں بسر کئے کہ عوام کی یاد سے بالکل اُٹھ گیا۔ لیکن اس کی موت کے اعلان نے بعض لوگوں کو اس کی طرف پھر متوجہ کر دیا ہے۔ اور وہ اس کے متعلق سوال کرنے لگے ہیں۔ ایسے ہی ایک شخص نے دریافت کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی کتاب چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے۔ کہ جو شخص خداتعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کریگا"

چونکہ ڈاکٹر مذکور کی پیشگوئی مرزا صاحب کی وفات کے متعلق ہے۔ اور مرزا صاحب اس پیشگوئی کے متعلق انہی صفحات میں یہ فرماتے ہیں:-

"مگر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور خدا اسکو ہلاک کریگا اور میں اسکے شر سے محفوظ رہونگا"

اسکے متعلق سوال ہے۔ کہ اگر مرزا صاحب سچے تھے۔ تو انکی وفات ڈاکٹر صاحب کے بعد واقع ہوتی۔ لیکن مرزا صاحب پہلے فوت ہو گئے۔ اور ڈاکٹر صاحب مرزا صاحب کے بعد ہیں۔ تو سچا کون ہوا؟

ڈاکٹر کے الہامات

قبل اسکے کہ میں اس سوال کا جواب لکھوں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم اور اسکے الہامات کے متعلق کچھ لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ سو ناظرین کو واضح رہے۔ کہ مرتد ہونے سے پہلے یہ شخص ۲۰ سال تک حضرت مسیح موعود کے مریدین میں شامل رہا۔ اور حضرت مسیح موعود کے صادق و راستباز ہونے پر اپنے الہامات و خوابات بھی بیان کرتا رہا۔

ڈاکٹر کے مرتد ہونے کی وجہ

اسکے مرتد ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ اس نے بعض ایسے عقائد اختراع کئے جو قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے بالکل خلاف تھے۔ جیسے کہ ان عقائد میں سے ایک اس نے یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ کہ نجات پانے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا جائے بلکہ آپ کے ماننے بغیر بھی نجات ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ذکر الحکیم نمبر ۶ کے حاشیہ کے اس خط میں لکھا ہے۔ جو ڈاکٹر نے حضرت مسیح موعود کی طرف لکھا تھا کہ:-

"تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے۔ اور توحید و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد پر ایمان لانے کو یا مسیح پر۔ اگر کہیں (خدا نے قرآن میں) لکھا ہو۔ تو وہ آیت بتلائی ہوتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ تمام دنیا میں جس قدر موحد، خدا پرست اور نیک بندے ہیں۔ وہ سب کے سب جہنمی ہیں۔ جب تک مجھ پر ایمان نہ لائیں"

اسپر حضرت مسیح موعود نے اس کی طرف خط لکھا اور سمجھایا کہ یہ عقیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ مگر اس نے اس کا جواب دیا۔

"یہ کہ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ اتباع محمدی نجات کا آسان رستہ ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ اس بے انت ذات کے تمام قوانین رحمت و مغفرت ایک انسان (محمد صلعم) کے ہی تابع ہو گئے" (الذکر الحکیم نمبر ۶ حاشیہ)

پھر حاشیہ صفحہ ۹ میں لکھا۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ جو یہود و نصاریٰ خدا پرست اور نیک چلن ہیں۔ اگر مجھ کو نہیں مانینگے۔ تو نجات نہیں پائینگے"

جب خدا کے پیارے مسیح نے دیکھا کہ اس کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اور دن بدن شوخی میں بڑھتا جاتا ہے۔ اور عقائد فاسدہ کو نہیں چھوڑتا تو آپ نے ۳ مئی ۱۹۰۶ء کو اخبار بدر اور الحکم کے ذریعہ عبدالحکیم کو اپنی جماعت سے خارج کر دینے کا حسب ذیل اعلان کیا:-

"میں اپنی جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ عبدالحکیم سے بکلی قطع تعلق کرلیں۔ اسکے ساتھ ہرگز ربط نہ رکھیں"

اس اعلان کو پڑھکر ڈاکٹر مذکور آگ بگولا ہو گیا۔ اور بجائے اسکے کہ اپنے عقائد فاسدہ سے توبہ کرتا۔ اور زیادہ بگڑ گیا۔ اور حضرت مسیح موعود پر اعتراضات کرنے شروع کئے۔ اور حد سے زیادہ بدظنی اور دشنام دہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

عبدالحکیم کا ایک اعتراض اور اس کی مشابہت

سب سے بڑا اعتراض جو اس نے حضرت مسیح موعود پر کیا۔ وہ مال کے متعلق تھا۔ کہ لوگوں سے روپے لیتے ہیں۔ اور جس طرح چاہتے ہیں۔ خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنی کتب میں بہت جگہ یہی واویلا کیا ہے۔ جیسا کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے صفحہ ۳ و ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۲۵ و ۴۰ و ۴۳ و ۸۳ و ۸۴ وغیرہ میں ذکر ہے۔ کہ اپنی کتابوں کے شایع کرنے کے لئے چندے جمع کرتے ہیں۔ اور جس طرح ہو سکتا ہے۔ مکر و فریب کر کے لوگوں سے مال جمع کر لیتے ہیں۔ اور اُسے جس طرح چاہتے ہیں۔ جا و بیجا صرف کرتے ہیں۔ کوئی حساب وغیرہ نہیں۔

ایسا اعتراض نبی کریمؐ پر پہلے ہو چکا ہے۔

ناظرین یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ ہمیشہ انبیاء پر ان کے مخالفین ایسے اعتراض کرتے چلے آئے ہیں۔ اور نبی کریمؐ پر بھی یہ الزام لگایا گیا تھا۔ کہ آپ مال کو تقسیم کرنے میں عدل نہیں کرتے۔ جیسے حدیث مسلم اور بخاری میں وارد ہے۔

عن جابر ابن عبداللہ قال اتی رجل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ منصرفہ من حنین وفی ثوب بلال فضۃ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقبض منہا یعطی الناس فقال یا محمد اعدل قال ویلک ومن یعدل اذا لم اکن اعدل لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل۔ فقال عمر ابن الخطاب دعنی یا رسول اللہ فاقتل ھذا المنافق فقال معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا واصحابہ یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون منہ کما یمرق السھم من الرمیۃ۔

(مسلم جلد ۱ المطبوعہ مصر صفحہ ۲۹۱)

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ حنین سے واپس آرہے تھے۔ جعرانہ میں ملا۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی۔ اور آپ اس کی تقسیم کر رہے تھے۔ تو اس شخص نے کہا اے محمد عدل کر۔ یہ تقسیم ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر ہلاکت ہو۔ اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون عدل کریگا اگر میں عدل نہیں کرتا۔ تو میں ضرور خائب و خاسر ہونگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے رسول اللہ آپ اجازت دیں تو میں اس منافق کو قتل کردوں۔ مگر آپ نے اجازت اس وجہ سے نہ دی۔ کہ لوگ باتیں کرینگے۔ کہ یہ اپنے ساتھیوں کو مارتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ اور اس کے اصحاب ایسے ہونگے۔ کہ قرآن کو پڑھینگے۔ لیکن وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اُتریگا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائینگے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ مرسلین من اللہ پر ایسے اعتراض ہوتے چلے آئے ہیں۔ پس ڈاکٹر عبد الحکیم بھی اس شخص کی طرح جس نے آنحضرتؐ پر اعتراض کیا تھا۔ اعتراض کرکے دین سے علیحدہ ہو گیا۔

ایک شبہ

اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ جب ڈاکٹر صاحب ۲۰ سال تک جماعت احمدیہ کے مخلصین میں شمار ہوتے رہے۔ تو اتنی مدت کے بعد ان کا مرتد ہونا ضرور واقعات صحیحہ پر مبنی ہوگا۔ اور ان کے سوالات بجا ہونگے۔ جن کی بنا پر انھوں نے ارتداد اختیار کیا۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کی ایک مرتد سے مشابہت

واضح رہے۔ کہ یہ قیاس بالکل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جو پیچھے سلسلہ سے ارتداد اختیار کرتے ہیں۔ وہ کسی دنیاوی طمع یا اپنی بڑائی اور عظمت یا اور کسی دنیاوی غرض کے لئے ارتداد اختیار کرتے ہیں اور جن وجوہ کی بناء پر وہ ارتداد اختیار کیا کرتے ہیں وہ صحیح نہیں ہوا کرتیں۔ اس کی ایک مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ملتی ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ و تفسیر علامہ ابی سعود بر حاشیہ تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ و روح المعانی جلد ۵ صفحہ ۴۸۳

روی الکلبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان عبد اللہ ابن سعد ابن ابی سرح کان یکتب ھذہ الآیات لرسول اللہ فلما انتھی الی قولہ تعالیٰ ثم انشأناہ خلقا آخر عجب من ذالک فقال فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکتب فھکذا انزلت فشک عبد اللہ وقال ان کان محمد صادق فیما یقول فانہ یوحی الی کما یوحی الیہ وان کان کاذبا فلا خیر فی دینہ فھرب الی مکۃ وارتد"

کلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن ابی سرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ آیات لکھتا تھا۔ آپ جب ثم انشأناہ خلقا آخر پر پہنچے۔ تو اس نے بہت تعجب کیا۔ اور فتبارک اللہ احسن الخالقین کہا نبی کریم نے حکم دیا کہ اس کو لکھ لو۔ اسی طرح آیت نازل ہوئی ہے۔ عبد اللہ نے شک کیا اور کہا کہ اگر محمدؐ صادق ہے اس چیز میں جس کا دعوےٰ کرتا ہے۔ تو مجھ پر بھی ویسی ہی وحی ہوتی ہے۔ جیسے آپ پر۔ اور اگر کاذب ہے۔ تو اس کے دین میں کوئی بھلائی نہیں۔ یہ خیال کرکے وہ مکہ کی طرف دوڑ گیا۔ اور مرتد ہو گیا۔

پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے والا جو آپ کا کاتب وحی تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر عبد الحکیم کی طرح یہ خیال کرکے کہ مجھ پر وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نازل ہوتی ہے۔ مرتد ہو جاتا ہے۔ کیا اس کے ارتداد سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ اس کی وجہ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ اور نعوذ باللہ آنحضرتؐ کو مفتری قرار دیا جائے۔

مرتد پٹیالوی کے الہامات شیطانی ہیں

اب میں مرتد پٹیالوی کے الہامات کی قلعی کھولتا ہوں کہ وہ واقعہ میں الہام ہیں یا شیطانی وساوس ہیں۔ اور اس کے اپنے دماغ کے پراگندہ خیالات ہیں۔ پہلے تو میں قرآن مجید سے بتاتا ہوں کہ اسکے الہامات خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ بلکہ شیطانی وساوس ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین۔ تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون (الشعراء ع ۱۱)

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن پر اُترتے ہیں وہ ہر ایک جھوٹ باندھنے والے گنہگار پر اُترتے ہیں۔ اور اپنے کان رکھتے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہیں

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے شیطانی وساوس کی دو علامتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ منزل علیہ بدعمل اور گنہگار ہوتے ہیں دوسری یہ کہ ان کی اکثر باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دو نو علامتیں ڈاکٹر عبد الحکیم میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ پہلی علامت کو تو ڈاکٹر عبد الحکیم خود تسلیم کرتا ہے۔ کہ میں بدعمل ہوں۔ جیساکہ وہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے صفحہ ۱۰ پر یوں لکھتا ہے:۔ "جب مجھ سے گنہگار اور بے عمل انسان کو مرزا جیسی رویا رصادقہ آتے اور الہامات صحیحہ ہوتے ہیں تو پھر مرزا کیسے ان کی بناء پر نبوت و رسالت کا مدعی بنتا؟" ظاہر ہے۔ کہ مجرم ملزم اقراری ہے۔ کہ وہ اثیم ہے اور اپنے آپ کو گنہگاروں میں شامل سمجھتا ہے۔ اور افاک ہونا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اس نے مسیح موعود پر جھوٹے الزامات قائم کئے ہیں۔ جیسے کہ مال کے متعلق پہلے بتایا جا چکا ہے۔ اور دوسری علامت یہ کہ اکثر باتیں اس کی جھوٹی ہوتی ہیں۔ آگے چلکر بتاؤنگا کہ مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے متعلق پیشگوئی کرنے میں کس طرح گرگٹ کی طرح رنگ بدلے اور کس طرح خائب و خاسر ہوا ::

خاکسار۔ جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

کیا حضرت عیسیٰ آسمان پر ہیں

ایک بہن نے مولوی سید ممتاز علی صاحب مینیجر اخبار تہذیب نسواں کو لکھا کہ میرے بھائی فرماتے ہیں، آسمان کچھ نہیں ہے صرف نگاہ کی کمزوری ہے۔ میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ کیا یہ سچ ہے یا غلط؟ اگر سچ ہے۔ تو پھر اللہ میاں کہاں رہتے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کہاں ہیں۔

اس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے جنت اور دوزخ کو چھوڑ کر آسمان کے متعلق تو یہ لکھا کہ "آسمان کوئی سخت اور ٹھوس چیز نہیں۔ ورنہ جو چیز صریحاً سامنے موجود ہو۔ اس کا کون انکار کر سکتا ہے" اور خدا کے آسمان پر ہونے کی نسبت ایک بات یہ لکھی۔ کہ "اللہ میاں کی ذات ایسی انوکھی ہے کہ اس کے لئے زمان و مکان یعنی وقت اور جگہ کی ضرورت نہیں۔ وہ کسی خاص جگہ نہیں رہتا۔ مگر سب جگہ ہے۔ اس نے فرمایا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ یعنی ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں۔ کہ اس کی جان بھی اتنی قریب نہیں پس وہ اگر آسمان پر ہوتا۔ تو اس قدر قریب کس طرح ہوتا" اور دوسری بات یہ تحریر فرمائی۔ "یہ سب کو معلوم ہے ہے۔ کہ زمین گول ہے۔ اور اس کے چاروں طرف آسمان گھرا ہوا ہے۔ اور زمین پر ہر طرف آبادی بھی ہے پس جو آسمان ہمارے سر پر ہے۔ وہ امریکہ والوں کے پاؤں کے نیچے ہے۔ اور جو آسمان امریکہ والوں کے سر پر ہے۔ وہ ہمارے پاؤں کی طرف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ معاذ اللہ آسمان پر ہو۔ تو وہ یا تو ہمارے پاؤں کے نیچے ہو گا یا امریکہ والوں کے"۔

ان دونوں باتوں سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے نزدیک خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں کیونکہ اگر خدا آسمان پر ہو۔ تو نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی آیت درست نہیں رہتی۔ اور دوسرے چونکہ زمین گول ہے۔ اور آسمان اس کے چاروں طرف گھرا ہوا ہے۔ اور زمین کے ہر طرف آبادی ہے۔ اسلئے اگر اللہ تعالیٰ آسمان پر ہو۔ تو وہ یا تو ہمارے پاؤں کے نیچے ہو گا یا امریکہ والوں کے۔ گویا خدا کے آسمان پر ہونے کی وجہ سے اس کی بے ادبی ہو گی۔

اب میں ان باتوں کو پیش کر کے ان لوگوں سے جو حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر مانتے ہیں۔ یہ پوچھتی ہوں کہ اگر حضرت عیسیٰ سچ مچ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو کیا ان کی اس طرح بے ادبی نہیں ہوتی۔ کہ کبھی وہ نعوذ باللہ ہمارے پاؤں کے نیچے آجاتے ہیں۔ اور کبھی امریکہ والوں کے نیچے۔

جناب مولوی سید ممتاز علی صاحب نے آسمان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے متعلق بھی بالکل فیصلہ کر دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے لکھ دیا ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں۔ جب خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں۔ اور اس کا آسمان پر ہونا قرآن کریم کی آیت نحن اقرب من حبل الورید کے خلاف ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ آسمان پر کیسے چلے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شائد آسمان خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے لئے ہی بنایا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو تو کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں۔ وہ تو ہر جگہ موجود ہے۔

دیکھو اب نہ تو قرآن شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ اور نہ کسی صحیح حدیث میں۔ قرآن شریف میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ اے عیسیٰ میں تجھ کو وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اسمیں آسمان پر اٹھانے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ لیکن غیر احمدی مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ چونکہ خدا نے کہا ہے کہ میں عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھاؤنگا اور خدا آسمان پر ہے۔ اسلئے خدا نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اسکے رد میں اور بہت سی دلیلیں ہیں۔ لیکن میں اس وقت صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ کہ خدا جب خود آسمان پر نہیں۔ جیسا کہ مولوی سید ممتاز علی صاحب نے لکھا ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ آسمان پر کیسے چلے گئے۔

وہ لوگ جو اپنی باتوں کے مقابلہ میں قرآن شریف کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ کہدینگے۔ کہ ہم مولوی ممتاز علی صاحب کی بات کو نہیں مانتے۔ خدا آسمان پر ہی ہے۔ اور آسمان پر ہی خدا نے حضرت عیسیٰ کو اُٹھا لیا ہے۔ مگر کیا وہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو ضرور ہی آسمان پر لے جانا تھا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتا جو سب نبیوں کے سردار تھے۔ اور سب نبیوں پر جن کو فضیلت حاصل تھی۔ کیا ان سے زیادہ حضرت عیسیٰ کا آسمان پر جانے کا حق تھا۔ افسوس لوگوں کے دلوں میں رسول کریم ﷺ کی محبت نہیں رہی۔ ورنہ کیا رسول کریم کی محبت کے ہوتے ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ تو فوت ہو کر زمین میں دفن ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ ابھی تک زندہ آسمان پر بیٹھے ہوں۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ وہ ہرگز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعوے کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ حضرت عیسےٰ اسی طرح فوت ہو گئے ہیں جیسے اور نبی فوت ہوتے چلے آئے۔ لیکن غیر احمدی مولوی کہتے ہیں۔ کہ وہ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور پھر دوبارہ دنیا میں آوینگے۔ یہ کیسی کچی بات ہے۔ کیا خدا تعالیٰ نیا انسان نہیں بنا سکتا۔ جو اس نے ان کو بٹھا رکھا ہے۔ کہ جب دنیا میں نبی کی ضرورت پیش آویگی تو ان کو بھیج دونگا۔ کیونکہ میں اور تو بنا نہیں سکتا۔

یہاں میں ایک مثال لکھتی ہوں۔ دیکھو جو غریب ہوتا ہے۔ وہ ایک وقت کے کھانے میں سے دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑتا ہے۔ لیکن جو امیر ہوتا ہے وہ ایسا نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ وقت کے وقت تازہ بتازہ تیار کرا سکتا ہے۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ آج کل کے مولویوں کی ایسی حالت ہو گئی ہے۔ کہ اُنھوں نے خدا تعالیٰ کو ایک فقیر کی حالت سے بھی زیادہ حقیر کر رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ اور خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولدے۔ اور وہ دیکھ لیں کہ خدا کا نبی جو آنا تھا وہ آگیا اور جنھوں نے اسکو مانا وہ دنیا کی آگ سے بھی اور آخرت کی آگ سے بھی بچ گئے۔ اور ان پر خدا کی برکتیں نازل ہونے لگیں۔ اور جنھوں نے خدا کے نبی کا انکار کیا۔ وہ ذلیل اور خوار ہو رہے ہیں۔ والسلام

خاکسار

ہاجرہ از قادیان دار الامان

نبی یا محدث

(ادر) مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ نبی یا محدث میں مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کے مضمون "امت محمدیہ میں نبوت" تشحیذ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کا ذکر کیا ہے - ناظرین مولوی محمد احسن صاحب کے مضمون کو پڑھ جائیں - اس میں یہ لکھا ہے :-

"کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء گذرے وہ تمام اس نبوت مبشرات (نبوت غیر تشریعی) کے ساتھ ممتاز کئے گئے - کیونکہ نبوت احکام کی بنی اسرئیل میں توراۃ پر ختم ہو گئی تھی - × × × مسئلہ نبوت تشریعی اور نبوت غیر تشریعی کا ہرگز ہرگز جدید مسئلہ نہیں - تمام قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اس کی مثبت ہیں - حضرت موسیٰ صاحب شریعت کے بعد جس قدر انبیاء ہوئے وہ غیر شارع ہی تھے"

یہ ملخص ہے سید صاحب کے مضمون کا جو مولوی محمد علی صاحب کے مذہب کو باطل ٹھیراتا ہے - نیز مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں - کہ حضرت مسیح موعود نے بمقام دہلی نبوت غیر تشریعی سے انکار کیا ہے - یہ بات بالکل غلط ہے - ہمیں خوب معلوم ہے - کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کس طریق حصول نبوت سے انکار کیا ہے اور کس وحی نبوت سے انکار کیا ہے - اور یہ بھی خوب معلوم ہے - کہ مکفرین نے کن باتوں کو مد نظر رکھ کر فتویٰ کفر دیا تھا - فتویٰ مکفرین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیس سے زیادہ الزام مکفرین نے حضرت مسیح موعودؑ پر لگائے - ایک الزام کی نسبت مکفرین لکھتے ہیں :-

"اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی - یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں - اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے - مگر اس کے ساتھ یہ بھی لکھدیا ہے - کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے - × × × × × پہلے عذر کا جواب یہ ہے - اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہدی ہے - کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے - اور اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا - اس کا دوسرا نام محدثیت ہے - اور اسی محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے - مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہیں - اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے - کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا - اس کی عبارت توضیح مرام × × × × جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے - کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے - جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے - × × × × × اس دعویٰ × × × × کرنے کا زمانہ آیندہ آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے - تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جس کے اب آپ برملا مدعی ہیں - آپ کے دجال ہونیکو لئے کافی دلیل ہے - نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں - کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد دعویٰ نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے - صفحہ ۷۶ لغایت ۸۰ فتویٰ مکفرین"

اس تحریر نے ثابت کر دیا ہے - کہ مکفرین کے فتویٰ کی بناء محدثیت کے معنے اور اس کی حقیقت کی تشریح پر ہے - سو نہ تو ہم کو ان معنی اور اس کی تشریح سے انکار ہوا ہے - اور نہ ہی حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی انکار کیا ہے - پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا - کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت غیر تشریعی سے انکار کیا ہے - باطل ثابت ہوتا ہے -

آخر پر میرا یہ مطالبہ ہے - کہ مولوی محمد علی صاحب سنہ ۱۹۰۸ء تک جماعت کے کسی ایک فرد کی تحریر سلسلہ کے اخباروں میں دکھادیں - کہ حضرت مسیح موعودؑ غیر نبی تھے - اور ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے - کہ سنہ ۱۹۰۸ء تک جماعت احمدیہ کا یہ مذہب تھا - کہ حضرت مسیح موعودؑ - امتی نبی - مجازی نبی - بروزی نبی بغیر شریعت جدیدہ کے تھے - فقط ب +

الراقم محمد سیف الدین احمدی - سابق سکرٹری احمدیہ انجمن

نظم

نہ ہو

(از جناب منشی عبد الخالق صاحب - سکرٹری انجمن احمدیہ مظفر نگر)

عقل دی ہے تجھے اللہ نے نادان نہو
ہوش کر پھر خدا آ جانکے انجان نہو

مان لے بات مری منکر قرآن نہو
کرکے تکذیب کہیں دیکھ پشیمان نہو

کیا مسلمان ہے گر عاشق قرآن نہو
مورد لطف و عطا حضرت رحمان نہو

دل وہ پتھر ہے کہ جس دل میں ترا دھیان نہو
خانہ ویران ہے وہ جسمیں تو مہمان نہو

ہے شہنشاہ اگرچہ بھی ہے قلاش فقیر
دل کے گنجینہ میں گر دولت ایمان نہو

بادۂ عشق سے لبریز ہو قلب مضطر
سینہ صد چاک ہو پر چاک گریبان نہو

درد دل - سوز جگر آہ و بکا جوش جنوں
چشم پر نم ہو مگر شکوۂ جانان نہو

ہیچ ہے جبہ و دستار و عصا ریش دراز
نہ دئے وقت پہ اے شیخ گر ایمان نہو

دیکھ لے گلشن احمدؑ کو اگر تو زاہد
جنت الخلد کی خواہش تجھے اک آن نہو

تیس آیات سے ثابت ہے وفات عیسیٰ
ہم نوا ہو کے مسیحی کا کرستان نہو

سیر یوسف کو اگر دیکھ لے چشم یعقوب
یاد بھولے سے اسے یوسف کنعان نہو

منکر دین خدا ہووے نہ کیوں خوار و ذلیل
دور از رحمت حق کس لئے شیطان نہو

کیوں نہ محبوب خدا عزت و عظمت پائیں
دشمنوں کے لئے کیوں خانہ زندان نہو

بات یہ ہے کہ برے کام کا انجام برا
سوچ کر کام وہ کر جسمیں پشیمان نہو

خشک باتوں سے نہیں فائدہ عبد الخالق
ساغر قلب میں جب تک مئے عرفان نہو

ہندوستان کی خبریں

محاصل ریلوے میں غیر معمولی اضافہ شملہ - ۱۴ جنوری - یکم اپریل ۱۹۲۰ء سے یکم جنوری ۱۹۲۱ء تک ریلوں کی خالص آمدنی سال گذشتہ ۱۹ء کے اتنے ہی عرصہ کی نسبت دو کروڑ انچاس لاکھ چھیانوے ہزار چار سو ستانوے روپے زیادہ ہے۔

کلکتہ کے کالجوں کا بائیکاٹ کم و بیش دو ہزار طلباء نے کلکتہ اور مضافات کے کالجوں سے مقاطعہ کر رکھا ہے۔ اور طلباء کا بیشتر حصہ عدم تعاون کی تحریک کی وسعت میں مصروف ہے۔ کلکتہ کے جن کالجوں سے مقاطعہ کیا گیا ہے۔ وہ آٹھ ہیں ؛

جنوبی افریقہ سے ڈیڑھ سو ہندوستانیوں کی واپسی بمبئی ۱۴ جنوری رضاکارانہ تجویز واپسی کے ماتحت جو ایک سو پچاس ہندوستانی مرد۔ عورتیں۔ اور بچے جنوبی افریقہ سے واپس ہوئے تھے وہ بمبئی پہنچے ہیں۔ پولیس ان کی نگران ہے۔ یہ لوگ عنقریب وطن کو جائینگے۔ بالعموم یہ مدراس کے صوبہ کے باشندے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ ان کو بغیر کرایہ کے سفر کی اجازت ملی ہے اور توقع ہے۔ کہ اندرون ملک کیلئے بھی ریل کا کرایہ ملیگا۔ جن لوگوں کے پاس روپیہ تھا۔ انہیں ۵۰ پونڈ لینے کی اجازت ملی جس کا بقایا ادا ہونے والا ہے اور جن کے پاس کچھ روپیہ نہ تھا۔ انہیں دو پونڈ ملے ؛

لالہ لاجپت رائے کا پیغام پنجاب کے طلباء کے نام ۱۶ - جنوری کے بندے ماترم میں لالہ صاحب کا ایک مفصل پیغام پنجاب کے کالجوں کے طلباء کے نام شایع ہوا ہے۔ جس میں لالہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ڈگریوں کی امیدواری سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور کالج چھوڑ دو۔ یونیورسٹی امتحانات کو بائیکاٹ کر دو۔ اور کالجوں کو سونا کر دو۔ اور ایک سال کے لئے اپنی خدمات قوم کو وقف کر دو۔

کولمبو میں طوفان باد و باراں کولمبو - ۱۰ جنوری شنبہ کی شب کو ایک زبردست طوفان باد و باراں رونما ہوا۔ تمام شاہراہوں پر پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ بڑے بڑے درخت اپنی جڑوں سے اکھڑ کر زمین پر آ رہے۔ تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ کئی مکانات تباہ ہو گئے۔ غریب لوگ بے خانماں ہو گئے۔ کئی بار برداری کے جہاز اور دو فانی کشتیاں بالکل ٹوٹ گئیں ؛

کونسل کے نئے نائی اور میوہ فروش امیدوار لاہور - ۱۱ جنوری - لاہور کے غیر مسلم حلقہ انتخاب کی جو نشست مسٹر گنپت رائے کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے خالی ہو گئی ہے۔ اس کے لئے مفید عام پریس کے رائے بہادر لالہ موہن لال اور میونسپلٹی لاہور کے وائس صدر رائے بہادر ملکی رام کے علاوہ مسٹر اوتم چند حجام۔ مسٹر خوشحال چند حلوائی۔ مسٹر سراب جی لال انتھو لی میوہ فروش امیدوار ہیں ؛

جدید کونسلوں کے وزراء کی تنخواہوں کا سوال الہ آباد - ۱۰ جنوری گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مجوزہ ایکٹ کی رو سے جدید کونسلوں کے ہر ایک وزیر کی وہی تنخواہ ہونی چاہیئے۔ جو ایگزیکٹو کونسل کے اتنے ہی ممبروں کو ملا کرتی ہے۔ وہ نیشنلسٹ راد ہا کانت ملا یا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ممالک متحدہ کی لیجسلیٹو میں ذیل کی قرار داد پیش کرینگے۔ کہ اس کونسل کے خیال میں جدید کونسلوں کے وزرا کو جو تنخواہ ملنی چاہیئے۔ وہ تین ہزار سے کم نہ ہونا چاہیئے ؛

لالہ لاجپت رائے کا خط بنام لالہ ہنسراج صاحب لالہ لاجپت رائے صاحب نے ۱۵ جنوری کے بندے ماترم میں لالہ ہنسراج صاحب کے نام کھلی چٹھی لکھی ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ ہم نے گورنمنٹ اور یونیورسٹی کی پسندیدگی حاصل کرنے کی غرض سے بہت حد تک اپنے اصولوں کو چھوڑ دیا ہے اور شری سوامی جی مہاراج کی سپرٹ کو کچل دیا ہے۔ ہمارا صوبہ آپ کی بے نظیر قربانی کا از حد مشکور ہے۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ ۱۹۰۷ء کے بعد آپ نے سماج اور کالج کی پالیسی کو دو سروں کیلئے ایسا بدل دیا۔ کہ آج اس سے برے نتائج ہمارے سامنے دکھائی دیتے ہیں

آپ نے جو کچھ کیا۔ نیک نیتی سے کیا۔ کالج اور سماج کے بھلے کیلئے۔ مگر اس کا الٹا اثر ہوا۔ نہ تو سماج اور کالج ہی اپنے اصولوں پر قایم رہے۔ اور نہ گورنمنٹ ہی خوش ہوئی۔ ایسی صورت میں کیا میں آپ سے اپیل کر سکتا ہوں۔ کہ آپ اپنے ضمیر کی آواز سن کر یا تو لوگوں پر یہ اعلان کریں۔ کہ آپ نے اپنے اصول بدل دیئے۔ اور یا ان اصولوں کے مطابق اور نیز عام رائے کے مطابق کی وجہ سے دیانند کالج کو فوراً یونیورسٹی کے کنٹرول سے نکال کر ایک آزاد دیانند یونیورسٹی کی شکل میں تبدیل کر دیں۔ اگر آپ کو یہ اندیشہ ہو۔ کہ آمدنی فیس کی کمی کی وجہ سے اپنے سٹاف کو کم کرنا پڑیگا۔ تو میں کہ گذشتہ دو سال میں جو دستاویزی فیس سے رہی ہے۔ اس سے جس قدر کی کمی آئندہ دو سال میں واقع ہو گی۔ اس کو پورا کر دونگا ؛

پانیر کے خلاف درخواست نامنظور دہلی - ۱۳ جنوری مسٹر شلو ڈیشل ایڈیشنل مجسٹریٹ نے توہین جنازہ کے مقدمہ کے ملزموں کی درخواست جو انہوں نے پانیر الہ آباد انسپکٹر گزٹ علیگڈھ اور مشرق گورکھپور کے خلاف ہتک عدالت کے لئے کی تھی نامنظور کر دی ہے ؛

چیف کمشنر سرحد رخصت پر دہلی - ۱۳ جنوری صوبہ مغربی و شمالی سرحد کے چیف کمشنر سر ہملٹن گرانٹ ماہ مارچ میں رخصت پر جائینگے۔ سیاسی محکمہ سے کیمپی ان کی جگہ کام کریں گے ؛

ریاست پٹیالہ میں فوج کی تنخواہ میں ترقی ہز ہائنس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے سپاہی کی تنخواہ بجائے گیارہ کے ۱۷ روپے ماہوار مقرر کر دی ہے۔ اور تین روپیہ انعام نیک چلنی اس کے علاوہ ہے ؛

نواب کناٹ کے استقبال کے لئے راولپنڈی میں نواب کناٹ کے استقبال کیلئے اور خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مسر کوئٹ ہوکس میں خیمے نصب کئے جا رہے ہیں جہاں نواب کناٹ بمعہ اپنے عملہ کے فروکش ہونگے۔ ایک لاکھ اس زائد فوج کے ٹھہرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے جو نواب کناٹ کی

ممالک غیر کی خبریں

ہمالہ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش

لنڈن - ۱۰ جنوری - رائل جغرافیکل سوسائٹی کے ایک جلسہ میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند کو اجازت مل گئی ہے کہ وہ اپنی تحقیقاتی مہم بھیج سکے۔ کیونکہ سیاسی روکاوٹ دور ہو گئی ہے کام رائل جغرافیکل سوسائٹی اور الپائن کلب کے متعلق ہوگا ہمالیہ پر چڑھنے کا کام مشکل ہے۔ مشکلات کو نظر انداز کر کے یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس بلندی پر انسان کہاں تک قائم رہ سکتا ہے۔ پہلے ان راہوں کی تلاش ہو گی۔ جو بلند چوٹی تک باآسانی لے جائیں۔ جماعت تجسس ۱۹۲۱ء میں ہندوستان آئے گی۔ اور سب انتظام ٹھیک کر کے ۱۹۲۲ء میں تبت کی راہ لیگی +

۶ ہزار بیکار اشخاص

لنڈن - ۱۰ جنوری - کل ابر ڈین میں چھ ہزار بیکار لوگ بیکاری کا وظیفہ لینے کو جمع ہوئے۔ وہاں ان کو دیر تک انتظار کرنا پڑا۔ کئی عورتیں بھوک کی وجہ سے غش کھا کر گر گئیں۔ ایک بولشویکی مقرر نے مشورہ دیا کہ ہوٹل پر حملہ کرو۔ مگر مجمع نے تیور بدلے۔ تو لیکچرار صاحب چلدئیے۔

ایران پر موسم بہار میں حملہ ہوگا

خبر ہے کہ بالشویکوں نے ایک سپاہ عظیم باکو کی جانب جمع کی ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ تیس ہزار آدمیوں کی جمعیت سے موسم بہار میں حملہ کریں۔ ڈیلی میل لکھتا ہے کہ برطانیہ کے مالیات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایران کو بالشویک بننے سے روکنے کے لئے ایک بہت ہی خطرناک قسم کی ذمہ واریوں میں پڑنا انتہا درجہ کا پاگل پن ہو گا ایرانیوں کو اتنا ضرور مشورہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حفاظت خود کریں۔ اور بخارا کا حشر زیر نظر رکھیں۔ جہاں بالشویکوں نے تمام مسلمان آبادی کو وحشیانہ طریق پر غلام بنالیا ہو۔

یونان کے لئے خطرہ جدید

لنڈن ۱۱ جنوری - ڈیلی نیوز کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ یونان میں پھر خطرہ کی تجدید ہو گئی ہے۔ موسیو رالس کی حکومت کو مالی مشکلات کے باعث تباہی کا سامنا ہے۔ کاروبار بالکل بند پڑا ہے۔

نہر سویز کا پل گرا دیا جائیگا

لنڈن ۱۱ جنوری - نہر سویز کو عبور کرنے کے لئے دوران جنگ میں پل بنایا گیا تھا اُسے عنقریب گرا دیا جائیگا اور اس کی جگہ نہر کے نیچے زمین دوز راستہ بنایا جاویگا۔

جدید وائسرائے ہند کی ہندوستان سے لاعلمی

لنڈن - ۱۱ جنوری - لارڈ ریڈنگ کے وائسرائے مقرر ہونے پر بار کے مبارکباد دینے کے جواب میں لارڈ موصوف نے کہا کہ ان کی سمجھ میں کوئی وجہ نہیں آئی۔ کہ انہیں کیوں وائسرائے منتخب کیا گیا ہے۔ جبکہ انھیں ہندوستان کا علم بھی نہیں۔ آپ صرف ہندوستان اس غرض سے آرہے ہیں۔ کہ انصاف کریں۔ اور انہیں یقین ہے۔ کہ وہ اسمیں ناکام نہیں رہ سکتے۔

برطانی وفد کی بازیابی

پشاور - ۱۴ جنوری - خبر ہے کہ گفت و شنید سے قبل امیر صاحب نے وفد کو استقبال کے لئے بڑے تپاک سے باریاب کیا۔ امیر صاحب روشنضمیر۔ خوش طبع۔ خوشرو جوان ہیں وفد کو کابل میں دیکھ کر انھوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ برطانی وفد کی حکومت کابل نے جو عزت و حرمت کی ہے اہل ملک پر اس کا بہت اثر ہوا ہے

ترکوں اور یونانیوں کی آویزش

لنڈن ۱۱ جنوری - ایشیائے کوچک کے یونانی جنرل سٹاف کی ایک سرکاری اطلاع ترکان احرار کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے علاوہ دو سو ترکی قیدی اور سامان حرب کی ایک مقدار گرفتار کرنے کا بھی دعوی کرتی ہے جبکہ سمرنا کے مشرق میں ایک حملہ ہوا۔ اور دشمن کی بدترتیبی سے پسپا ہونے پر اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اور کمپنی کے سٹیشن واقعہ بغداد لائن پر قبضہ کر لیا گیا +

فرانسیسی وزارت کا استعفا

لنڈن ۱۱ جنوری - چونکہ سینٹ نے کثرت رائے سے گورنمنٹ کی مالی پالیسی سے بداعتمادی ظاہر کی۔ اسلئے وزارت مستعفی ہو گئی ہے +

آسٹریا کی حالت زار

لنڈن ۱۱ جنوری برلن سے اخبار لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا کی حالت نہایت ہی ابتر ہو گئی ہے۔ اور اب وہ اپنے وسائل و ذرائع پر مطلق بھروسہ نہیں کر سکتا۔ ۱۵ جنوری کو آسٹریا بالکل سپر ڈال دیگا۔ اور اتحادی تاوان وصول کرنیوالے کمیشن کو ملک کا انتظام و انصرام حوالہ کر دیا جائیگا +

امریکہ میں نہر کی تجویز

لنڈن - ۱۰ جنوری - واشنگٹن کی خبر ہے کہ وزیر بحری مسٹر بیکر نے ایک نئی نہر کی تعمیر کی تحریک کی ہے۔ جو سطح سمندر کے برابر پناما یا نکارا گوا سے میں ہو کر موجودہ نہر پناما کے سلسلہ میں نکالی جائیگی۔ وزیر موصوف نے اس تحریک کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ آج سے پندرہ سال بعد نہر پناما دنیا کی تجارتی ضرورتوں کے لئے ناکافی ہو گی۔ مسٹر بیکر نے یہ بھی ظاہر کیا ہے۔ کہ امریکہ کے جو جہاز ۱۹۲۳ء میں بنکر تیار ہونگے۔ وہ ایک سو پانچ فٹ چوڑے ہونگے۔ اور نہر پناما صرف ایک سو دس فٹ ہی چوڑی ہے۔

آسٹریا میں گرانی اشیاء

لنڈن - ۱۱ جنوری - واشنا کی خبر ہے۔ کہ آسٹریا میں مصارف زندگی کے گراں ہونے کا ثبوت اس امر سے پایا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آج سے اس مسئلہ کے متعلق تحقیق شروع کرائی ہے۔ چانسلر میئر نے اس موقعہ پر بیان کیا۔ کہ قومی کونسل کے سامنے پاس کرنیکے لئے ایک قانون بدیں منشاء پیش کیا جائیگا۔ کہ جو لوگ گراں فروش ہیں۔ ان کو پانچ سال کی قید اور پچاس لاکھ کراؤن جرمانہ کیا جائیگا۔ عوام حد درجہ محنت کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی اشیاء ضروری اشیاء بھی کافی مقدار میں حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ تبادلہ قائم کیا جائے۔ اور غیر ممالک سے بڑے بڑے قرضوں کے ذریعہ پیداوار کو بڑھایا جائے۔ مزدوری پیشہ جماعت کے نمائندے نے گراں فروشوں کے متعلق کہا کہ ان کو جسمانی اور مالی سزا بھی دی جائے۔

فرانسیسی انتہا پسندوں کی شکست

لنڈن - جنوری - پارلیمنٹ فرانس میں ۵ ممبریاں خالی ہوئی تھیں انمیں مجلس وزراء کے پانچ ممبر کامیاب ہو گئے۔ انتہا پسندوں کی طرف سے ۱۰ امیدوار کھڑے ہوئے تھے - جو

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کمیٹی شائع ہوا)